9276- عورت كى نماز كا طريقہ بھى مرد كى نماز كى طرح ہى ہے

سوال

ميرى گزارش ہے كہ آپ مجھے بتائيں كہ نماز ميں عورت كے بيٹھنے كا صحيح طريقہ كيا ہے، اسى طرح ميرى گزارش ہے كہ آپ عورتوں كے ساتھ مقارنہ كرتے ہوئے مرد كے بيٹھنے كا مخصوص طريقہ اور فرق واضح كريں ؟

پسندیدہ جواب

عورت كى نماز كى ہر حالت سجدہ اور بيٹھنے وغيرہ ميں بالكل مرد كى طرح ہى ہے، اس كے دلائل درج ذيل ہيں:

1- رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

رواہ البخارى.

يہ خطاب مرد اور عورت سب كو شامل ہے.

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز كے طريقہ ميں جو كچھ بيان كيا گيا ہے اس ميں مرد اور عورت برابر ہيں، سنت نبويہ ميں كوئى بھى دليل نہيں ملتى جو يہ تقاضا كرتى ہو كہ اس ميں سے كچھ ميں عورتيں مستثنى ہيں بلكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا عمومى فرمان:

" تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

عورتوں كو بھى شامل ہے. "

ديكھيں: صفۃ الصلاۃ النبى صلى اللہ عليہ وسلم صفحہ نمبر (189).

2- رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا عمومى فرمان ہے:

" نہيں سوائے اس بات كہ عورتيں مردوں كى شقائق ہيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (204) سنن ترمذى حديث نمبر (105) دونوں نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے اور مسند دارمى نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كى ہے حديث نمبر (764).

عجلونی کہتے ہیں :

ابن قطان کا کہنا ہے : یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے طریق سے ضعیف ہے، اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی طریق سے صحیح.

دیکھیں : کشف الخفاء (248/1).

خطابی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

اس میں فقاہت یہ ہے کہ : جب مذکر کے الفاظ سے خطاب کیا جائے تو یہ عورتوں کو بھی خطاب ہوگا، لیکن مخصوص جگھوں میں جہاں تخصیص کی دلیل مل جائے. اھ

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے :

عورت مرد کی طرح نہیں بیٹھے گی، اس میں انہوں نے دو ضعیف حدیثوں سے استدلال کیا ہے :

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس مسئلہ میں دو ضعیف حدیثیں مروی ہیں اس طرح کی احادیث قابل حجت نہیں، وہ احادیث درج ذیل ہیں :

عطاء بن عجلان کی حدیث جو انہوں نے ابو نضرۃ العبدی عن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو اپنے سجدوں میں کشادگی اور کھل سجدہ کرنے کا حکم دیتے، اور عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ اپنے سجدوں میں نیچی ہوا کریں، اور تشھد میں مردوں کو بایاں پاؤں بچھانے اور دایاں کھڑا کرنے اور عورتوں کو چارزانو ہو کر بیٹھنے کا حکم دیتے"

حدیث بیان کرنے کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ حدیث منکر ہے. اھ

اور دوسری حدیث درج ذیل ہے :

ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی کی ہے جو انہوں نے عمر بن ذر عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب نماز میں عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری پر رکھے، اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی دونوں رانوں سے لگائے تو یہ اس کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہے، اور اللہ تعالی اس کی طرف دیکھتا ہے تو فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے اس عورت کو بخش دیا"

سنن البیھقی الکبری (222/2).

یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ یہ ابو مطیع البلخی کی روایت ہے، اس کے متعلق ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابن معین کا کہنا ہے : لیس بشئ، اور مرہ نے اسے ضعیف کہا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ ضعیف اور صاحب الرائے ہے، اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ضعیف ہے"

دیکھیں : لسان المیزان (334/2).

اور ابن عدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور ابو مطیع اپنی احادیث میں بین الضعف ہے، اور عام طور اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جائیگی.

دیکھیں : الکامل فی ضعفاء الرجال (214/2).

تیسری حدیث :

یزید بن ابو حبیب بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے والی دو عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے :

"جب تم سجدہ کرو تو اپنا گوشت زمین کے ساتھ ملا لینا؛ کیونکہ اس میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے"

اسے ابو داود نے مراسیل صفحہ نمبر (118) میں اور امام بیہقی نے (223/2) میں روایت کیا ہے.

اور یہ حدیث مرسل ہے، جو کہ ضعیف کی ایک قسم ہے.

اور ابن ابو شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک بعض سلف سے ایک اثر بیان کیا ہے جس میں عورت اور مرد کی نماز میں فرق بیان ہوا ہے.

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبہ (242/1).

لیکن دلیل اور حجت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام اور حدیث میں ہے.

پھر بعض سلف رحمہم اللہ سے نماز میں مرد و عورت کی برابری کے متعلق بھی روایات ہیں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ام درداء رحمہا اللہ نماز میں مرد کی طرح ہی بیٹھا کرتی تھیں اور یہ فقیہ عورت تھیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے "فتح الباری" میں بیان کیا ہے کہ :

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کی دو بیویاں تھیں، ان دونوں کو ام درداء کہا جاتا تھا، بڑی تو صحابیہ ہیں، اور چھوٹی تابعیہ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اختیار یہ کیا ہے کہ یہاں امام بخاری کی کلام میں چھوٹی مراد ہیں.

مزید معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (38162) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.